

امام حماد بن زید بن درہم البصری

فہرست

3	مختصر تعارف حماد بن زید رحمہ اللہ
3	نام و نسب
4	ولادت
4	شیوخ
5	تلامذہ
5	ائمہ علم کی تعریف
9	سنت و حدیث میں حماد بن زید کی امامت کا بیان
10	حماد بن زید کے زبردست حافظے کا بیان
12	رواۃ الحدیث اور احادیث کے متعلق آپ کا علم
14	حماد بن زید کا حدیث میں اتقان اور مثبت کا بیان
16	فقہ میں آپ کا مقام
17	حماد بن زید کی جلالت علمی اور علماء کا ان کی توقیر کرنا
18	فہم و دانش
18	حماد سے محبت صاحب سنت کی نشانی ہے
19	عقیدہ و منہج پر امام حماد کے مواقف
21	حماد بن زید بمقابلہ حماد بن سلمہ
24	حمادین میں تفریق کا طریقہ

27 اقوال حماد بن زيد رحمه الله

28 وفات حماد بن زيد

مختصر تعارف حماد بن زید رحمہ اللہ

امام الحافظ حماد بن زید رحمہ اللہ کا شمار اتباع التابعین کے ان عظیم ائمہ میں ہوتا ہے جن کی امامت فی الحدیث اور جلالتِ شان پر علماء کا اتفاق ہے۔ آپ امام مالک، سفیان بن عیینہ، لیث بن سعد اور اوزاعی رحمہم اللہ کے زمانے کے امام تھے۔ جس طرح امام مالک مدینہ کے لوگوں کے امام تھے، امام سفیان کوفہ کے لوگوں کے امام تھے، امام لیث مصر کے لوگوں کے امام تھے، امام شعبہ واسط کے لوگوں کے امام تھے اور امام اوزاعی شام کے لوگوں کے امام تھے، اسی طرح حماد بن زید اپنے زمانے میں بصرہ کے لوگوں کے امام تھے۔ آپ مشہور تابعی امام ایوب سختیانی کے خاص شاگردوں میں سے تھے جبکہ امام عبد اللہ بن المبارک اور امام عبد الرحمن بن مہدی جیسے کبار ائمہ آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ علماء نے آپ کے علم، امامت، بے مثال حافظہ، فقہ، اتباع سنت، زہد و استقامت کی خوب تعریف کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امام حماد بن زید دولت بینائی سے محروم ہو گئے تھے لیکن اس کے باوجود آپ کو اپنی ہر حدیث ایسے یاد رہتی تھی جیسے کتاب سے دیکھ کر پڑھ رہے ہوں۔ آپ نے کئی ہزار حدیثیں اپنے سینے میں ایسی محفوظ کر رکھی تھیں کہ ان میں ایک حرف کی بھی غلطی نہ کرتے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعہ۔

نام و نسب

حماد بن زید بن درہم الأزدی الجھضمی ، أبو إسماعیل البصری الأزرق ، مولی آل جریر بن حازم۔

آپ کا نام: حماد، آپ کے والد کا نام: زید، اور آپ کے دادا کا نام: درہم تھا۔

الأزدی: یہ دورِ جاہلیت کے آباء و اجداد میں سے ایک شخص اُزد بن الغوث بن نبت بن مالک بن زید بن کھلان بن سبا کی طرف نسبت ہے۔

الجهضمی: یہ بصرہ کے ایک محلہ کی طرف نسبت ہے اور اس محلے کو جہاضمہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جو کہ جاہلیت کے آباء میں سے جہضم نامی ایک شخص کی طرف منسوب ہے۔

الأزرق: یہ ایک صفت ہے اس سے مراد ہے نیلا رنگ۔ غالباً حماد بن زید کی آنکھیں نیلے رنگ کی ہونے کی وجہ سے انہیں الأزرق کہا جاتا ہو۔

حماد بن زید کے دادا: درہم، سجستان کی جنگ میں گرفتار کر کے غلام بنائے گئے تھے۔ اس لئے حماد بن زید کی نسبت ان کی طرف کرتے ہوئے انہیں مولیٰ آل جریر بن حازم کہا جاتا۔

ولادت

آپ کی ولادت بصرہ میں سلیمان بن عبد الملک کے دورِ خلافت میں 98ھ کو ہوئی۔

شیوخ

حماد بن زید نے جن علمی سرچشموں سے استفادہ کیا، ان میں سے چند ممتاز اسمائے گرامی یہ ہیں:

أنس بن سيرين، عمرو بن دينار، أيوب السخيتاني، ابو عمران الجوني، ثابت البناني، حميد الطويل، خالد الحذاء، سعيد بن إياس الجريري، عبد العزيز بن صهيب، عاصم بن أبي النجود، عاصم الأحول، عبد الله بن طاووس، عبد الله بن عون، كثير بن زياد الأزدي، أبو التياح الضبي، منصور بن المعتمر، داود بن أبي هند، يونس بن عبيد، أبو حازم سلمة بن دينار الأعرج، عبيد الله بن أبي بكر بن أنس، صالح بن كيسان، عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج، عطاء بن السائب، هشام بن عروة، يحيى بن سعيد الأنصاري، يزيد الرشك وخلق كثير

تلامذہ

امام حماد بن زید سے اتباع التابعین کی ایک بڑی تعداد نے استفادہ کیا ہے جن میں آپ کے شیوخ و اقران بھی شامل ہیں:

آپ سے ابراہیم بن ابی عبیدہ، سفیان الثوری، اور شعبہ بن حجاج نے احادیث لیں ہیں جبکہ یہ سب ان کے شیوخ میں سے تھے۔

اس کے علاوہ آپ کے تلامذہ میں چند قابل ذکر نام درج ذیل ہیں:

عبد الوارث بن سعید بن ذکوان، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن المبارک، ابو النعمان عارم، مسدد بن مسرہد، سلیمان بن حرب، عبید اللہ القواریری، علی بن عبد اللہ المدینی - وهو اکبر شیخ عنده - زکریا بن عدی، محمد بن عیسیٰ بن الطباع، قتیبہ بن سعید، سہل بن عثمان العسکری، أبو الربیع الزہرانی، إسحاق بن أبي إسرائيل، حماد بن أسامة، سعید بن منصور، سفیان بن عیینہ - وهو من أقرانه - أبو عاصم النبیل، عبد اللہ بن مسلمة القعنبي، عبد اللہ بن وهب، عفان بن مسلم، مؤمل بن إسماعيل، وكيع بن الجراح، يحيى بن سعيد القطان، يزيد بن هارون، وأمم سواهم

ائمہ علم کی تعریف

1- حافظ ابو نعیم اصبہانی (المتوفی 430) رحمہ اللہ حماد بن زید کا تعارف کرواتے ہوئے فرماتے ہیں: ومنہم الإمام الرشید الآخذ بالأصل الوکید المتمسک بالمنهج الحمید، نزل من العلوم بالحل الرفیع، وتوصل إلى الأصول بالوسیط المنیع، اقتبس الآثار عن الأخیار، وأخذ الأعمال عن الأبرار، أكبر فوائده

في الأقضية والأحكام، وأبلغ مواعظه في مراعاة الأبنية والأعلام، أبو إسماعيل حماد بن زيد (حلية الأولياء: 6/257)

2- امیر المؤمنین فی الحدیث امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ (المتوفی 181) رحمہ اللہ، حماد بن زید رحمہ اللہ کی شان میں شعر عرض کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

أَيُّهَا الطَّالِبُ عِلْمًا ** أَنْتَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
فَخُذِ الْعِلْمَ بِحِلْمٍ ** ثُمَّ قَيِّدْهُ بِقَيْدِ
وَدَعْ الْبِدْعَةَ مِنْ آثَارِ ** عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ

ترجمہ: اے علم کے طالب، حماد بن زید کے پاس جاؤ، اور ان سے دھیان لگا کر صبر و تحمل سے علم حاصل کرو، پھر اسے گھٹی سے باندھ لو، اور عمرو بن عبید کے آثار کی بدعت سے جان چھڑا لو۔

(معجم ابن المقرئ: 1/99#234، و معجم الأوسط للطبرانی: 3/380#3455، ومقدمة الجرح والتعديل:

1/179-180)

3- امام خالد بن خدّاش (المتوفی 224) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد بن زید من عقلاء الناس وذوي الألباب
ترجمہ: حماد بن زید عقلائے روزگار اور دانشورانِ زمن میں سے تھے (حلیۃ الأولیاء: ۶/۲۵۹)۔

4- امام ابو عاصم الضحاك بن مخلد النبيل (المتوفى 212) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مات حماد بن زید يوم مات ولا أعلم له في الإسلام نظيرا في هيئته ودله ترجمة: حماد بن زید کی حیات میں ان کی سیرت و اخلاق کے لحاظ سے دنیا میں ان کا کوئی مثل موجود نہ تھا (حلیۃ الأولیاء: ۶/۲۵۸)۔

5- امام عبد الرحمن بن مہدی (المتوفى 198) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أئمة الناس في زمانهم أربعة سفیان الثوري بالكوفة، ومالك بالحجاز، والاوزاعي بالشام، وحماد ابن زید بالبصرة ترجمہ: اپنے اپنے زمانے میں لوگوں کے چار بڑے امام رہے ہیں: کوفہ میں سفیان الثوری، حجاز میں مالک، شام میں اوزاعی، اور بصرہ میں حماد بن زید (مقدمة الجرح والتعديل: ۱/۱۱۸)۔

6- امام محمد بن سعد کاتب الواقدي (المتوفى 230) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد بن زید بن درهم ويكنى أبا إسماعيل، وكان عثمانيا، وكان ثقة ثبنا حجة كثير الحديث ترجمہ: حماد بن زید بن درهم، ان کی کنیت ابو اسماعیل تھی اور وہ عثمانی تھے (یعنی وہ حضرت عثمان کو حضرت علی رضی اللہ عنہما پر ترجیح دیتے تھے)، اور وہ ثقہ ثبت حجت اور کثیر الحدیث تھے (طبقات الکبری: ۷/۲۸۶)۔

7- امام احمد بن حنبل (المتوفى 241) رحمہ اللہ نے فرمایا: حمّاد بن زید أحب إلينا من عبد الوارث حمّاد بن زید من أئمة المسلمين من أهل الدين والإسلام ترجمہ: حماد بن زید مجھے عبد الوارث بن سعید سے زیادہ محبوب ہیں، جبکہ حماد بن زید مسلمانوں کے امام اور بڑے دین و اسلام والے تھے (العلل لأحمد رواية عبد الله: ۳۳۸/۱ رقم ۹۷۷)۔

8- امام ابو الحسن علی رحمہ اللہ (المتوفی 261) فرماتے ہیں: حماد بن زید ثقة ثبت في الحديث... وحديثه أربعة آلاف حديث، كان يحفظها، ولم يكن له كتاب ترجمه: حماد بن زید حدیث میں ثقہ ثبت تھے۔۔۔۔۔ ان کے پاس چار ہزار حدیثیں تھیں جنہیں آپ نے حفظ کر رکھا تھا، اور ان کے پاس کوئی کتاب نہ ہوتی تھی (الثقات: ۱/۳۱۹)۔

9- امام ابن حبان (المتوفی 354) رحمہ اللہ نے انہیں اپنی کتاب الثقات میں ذکر کیا اور فرمایا: کان ضریرا، يحفظ حديثه كله ترجمه: وہ نابینا تھے اور اپنی حدیث کو یاد کیا کرتے تھے (الثقات: ۶/۲۱۸)۔ اس قول کے تحت امام ذہبی نے فرمایا: إنما أضر بأخرة ترجمه: (یعنی وہ ہمیشہ سے اندھے نہیں تھے) بلکہ عمر کے آخری دور میں ان کی آنکھوں کی روشنی گئی تھی۔

10- امام ابو یعلیٰ الخلیلی (المتوفی 446) رحمہ اللہ نے فرمایا: ثقة متفق عليه مخرج في الصحيحين رضيه الأئمة وروى عنه الثوري حديثين ترجمه: وہ ثقہ متفق علیہ ہیں۔ ان کی حدیث صحیحین میں موجود ہے۔ ائمہ کرام ان سے راضی تھے اور امام سفیان الثوری نے ان سے دو حدیثیں روایت کی ہیں (الإرشاد للخللی: ۲/۴۹۸)۔

11- امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: العلامة، الحافظ، الثبت، محدث الوقت

تھوڑا آگے جا کر آپ نے فرمایا: قلت: لا أعلم بين العلماء نزاعا، في أن حماد بن زید من أئمة السلف، ومن أتقن الحفاظ وأعد لهم، وأعدمهم غلطا، على سعة ما روى -رحمه الله- ترجمه: میں نہیں جانتا کہ علماء نے اس بات پر کبھی اختلاف کیا ہو کہ حماد بن زید ائمہ سلف میں سے تھے، اور اپنی وسعت

روایت کے ساتھ سلف میں سب سے ماہر، اور سب سے عادل حفاظ میں سے تھے، اور ان میں سب سے کم غلطیاں کرنے والے تھے، رحمہ اللہ (سیر أعلام النبلاء: ۷/ ۴۵۶، ۴۶۱)۔

12- حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں: ثقة ثبت فقيه (تقریب التہذیب: ۱/ ۷۸ ات ۱۴۹۸، محمد عوالہ)

سنت و حدیث میں حماد بن زید کی امامت کا بیان

امام ابن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ نے اپنی عظیم الشان کتاب الجرح والتعديل کے مقدمہ (1/ 176-177) میں اس نام کا باب باندھا ہے اور اس میں آپ نے درج ذیل اقوال نقل کیے ہیں:

1- امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أئمة الناس في زمانهم أربعة، منهم حماد بن زید بالبصرة ترجمہ: اپنے اپنے زمانے میں لوگوں کے چار بڑے امام رہے ہیں، اور بصرہ سے حماد بن زید ان میں شامل ہیں۔

2- امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد بن زید أحب إلينا من عبد الوارث، وحماد بن زید من أئمة المسلمين من أهل الدين والإسلام، وهو أحب إلى من حماد بن سلمة ترجمہ: حماد بن زید مجھے عبد الوارث سے زیادہ محبوب ہیں۔ اور حماد بن زید مسلمانوں کے دین و اسلام کے ائمہ میں سے ہیں، وہ وہ مجھے حماد بن سلمہ سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔

3- امام علی بن عبد اللہ المدینی روایت کرتے ہیں کہ امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ نے فرمایا: لم أر أحدا قط أعلم بالسنة ولا بالحديث الذي يدخل في السنة من حماد بن زید. ترجمہ: میں نے کبھی کسی کو

حماد بن زید سے زیادہ سنت اور حدیث۔ جو کہ سنت میں داخل ہوتی ہے۔ کو جاننے والا نہیں دیکھا۔

-4 عمر الرقاشی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: حضرت سفیان - یعنی الثوری - وقیل له: مات شعبۃ، فاسترجع وترحم علیہ ثم قال: من رجل أهل البصرة بعد شعبۃ؟ (61 م) فجعلوا يقولون: حماد بن سلمة، وفلان وفلان، فقال - یعنی - سفیان: رجل أهل البصرة ذاك الأزرق، یعنی حماد بن زید ترجمہ: میں سفیان الثوری کے پاس حاضر ہوا اور ان سے کہا گیا: شعبہ رحمہ اللہ وفات پا گئے ہیں۔ تو انہوں نے پیچھے مڑ کر ان کے لئے رحمت کی دعا کی پھر فرمایا: شعبہ کے بعد اہل بصرہ میں کون ہے (جو ان کی جگہ لے سکے)؟ تو کچھ لوگ حماد بن سلمہ کا تو کچھ فلاں فلاں لوگوں کا نام لینے لگے۔ مگر امام سفیان الثوری نے فرمایا: (شعبہ کے بعد) اہل بصرہ میں (ان کی جگہ لینے والا) وہ ازرق ہے یعنی حماد بن زید۔

حماد بن زید کے زبردست حافظے کا بیان

امام ابن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ نے اس باب کے اندر درج ذیل روایات نقل کی ہیں دیکھیں، الجرح والتعديل (177-178)

-1 امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: حماد بن زید کان أحفظ أو حماد بن سلمة؟ فقال: حماد بن زید، ما كنا نشبه حماد بن زید إلا بمسعر ترجمہ: حماد بن زید زیادہ بڑے حافظ ہیں یا حماد بن سلمہ؟ تو فرمایا: حماد بن زید زیادہ بڑے حافظ ہیں۔ ہم حماد بن زید کی مشابہت کسی سے نہیں کرتے تھے سوائے مسعر کے۔

-2 امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ما رأيت أحدا لم يكتب الحديث أحفظ من حماد بن زید ترجمہ: میں نے حدیث نہ لکھنے والوں میں سے حماد بن زید سے بڑا حافظ کوئی نہیں دیکھا۔

-3 امام سلیمان بن حرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سمعت حماد بن زید یحدث بالحدیث فیقول سمعته منذ خمسين سنة ولم أحدث به قبل اليوم. ترجمہ: میں نے حماد بن زید کو حدیث بیان کرتے سنا اور آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث پچاس سال قبل سن رکھی ہے اور آج سے پہلے کبھی اسے روایت نہیں کیا۔
یعنی: پچاس سال پہلے سنی حدیث جس کو ایک بار بھی دہرایا نہیں گیا، وہ انہیں اس وقت بھی یاد تھی، سبحان اللہ!

-4 امام ابن ابی حاتم اس کے تحت فرماتے ہیں: ولم یکن له كتب إلا كتاب ليحيى بن سعيد - يعني الأنصاري ترجمہ: اور حماد بن زید کے پاس کوئی کتاب نہیں تھی سوائے یحییٰ بن سعید الانصاری کی کتاب کے (یعنی وہ اپنی ہر حدیث زبانی یاد کرتے اور روایت کرتے تھے)۔

-5 امام یحییٰ بن یحییٰ النیسابوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ما رأيت أحدا من الشيوخ أحفظ من حماد بن زید ترجمہ: میں نے شیوخ میں سے کسی کو حماد بن زید سے بڑا حافظ نہیں دیکھا (الجرح والتعديل: ۳/۱۳۸)۔

-6 امام عجل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: كَانَ حَدِيثُهُ أَرْبَعَةَ آلَافِ حَدِيثٍ يَحْفَظُهَا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كِتَابٌ تَرْجَمُهُ: ان کے پاس چار ہزار احادیث تھیں جنہیں آپ نے حفظ کر رکھا تھا، اور آپ کے پاس کوئی کتاب نہیں تھی (الثقات للعجلي: ۱/۳۱۹)۔

-7 امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: كَانَ ضَرِيرًا يَحْفَظُ حَدِيثَهُ كُلَّهُ وَكَانَ دِرْهَمٌ جَدَهُ مِنْ سَبِي سَجِسْتَانَ وَمَا كَانَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ يَحْدُثُ إِلَّا مِنْ حَفْظِهِ تَرْجَمَهُ: وہ نابینا تھے اور اپنی تمام احادیث کو یاد کیا کرتے تھے۔۔۔۔۔ حماد بن زید ہمیشہ اپنے حفظ سے ہی روایت کرتے تھے (الثقات لابن حبان: ۶/۲۱۸)۔

-8 امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: كَانَ يَحْفَظُ حَدِيثَهُ كَالْمَاءِ تَرْجَمَهُ: وہ اپنی حدیثیں پانی کی طرح یاد رکھتے تھے (الکاشف: ۱/۳۴۹)۔

رواة الحديث اور احادیث کے متعلق آپ کا علم

اس عنوان کے تحت امام ابن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ نے درج ذیل روایات نقل کی ہیں (1/178-181)۔

-1 خالد بن خداش فرماتے ہیں کہ امام حماد بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا: كَانَ أَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ كَذَابًا يَرُوى بِالْغَدَاةِ شَيْئًا وَبِالْعَشِيِّ شَيْئًا تَرْجَمَهُ: ابو ہارون العبدی جھوٹا راوی ہے، وہ دن کو کچھ روایت کرتا ہے اور رات کو کچھ اور۔

-2 یحییٰ بن آدم فرماتے ہیں کہ امام حماد بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا: كَانَ حُجَّاجٌ - يَعْنِي ابْنَ أَرْطَاةٍ - أَسْرَدَ لِلْحَدِيثِ مِنْ سَفِيَانِ الثَّوْرِيِّ تَرْجَمَهُ: حجاج بن ارطاة سفیان الثوری سے زیادہ حدیث کی روایت کرتے ہیں۔

-3 احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: كَانَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَنْهَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ تَرْجَمَهُ: حماد بن زید جعفر بن سلیمان سے روایت کرنے سے منع نہیں کرتے تھے۔

-4 بہز بن اسد فرماتے ہیں کہ: کان حماد بن زید عند جریر بن حازم قال فجعل جریر يقول: حدثني محمد قال سمعت شريحا، وحدثني محمد قال سمعت شريحا، فجعل حماد بن زید يقول يا أبا النضر لا تقل كذا إن محمدا لم يكن يقول كذا أو إن أصحابك لم يقولوا كذا. ترجمہ: ایک دفعہ حماد بن زید جریر بن حازم کے پاس موجود تھے، تو جریر حدیث بیان کرتے ہوئے کہنے لگے کہ محمد نے مجھے حدیث بیان کی اور کہا کہ میں نے شریح سے سنا، محمد نے مجھے حدیث بیان کی اور کہا میں نے شریح سے سنا۔ تو حماد بن زید کہنے لگے، اے ابو النضر، ایسا مت کہو کیونکہ محمد نے ایسا نہیں کہا ہے یا آپ کے دیگر اصحاب نے اس طرح روایت نہیں کی ہے۔

-5 عبید اللہ بن الحسن فرماتے ہیں: إنما هما الحمادان فإذا طلبتم العلم فاطلبوه من الحمادين ترجمہ: بے شک وہ دونوں حماد ہی ہیں۔ پس جب تم علم حاصل کرنا چاہو تو اسے حمادین سے حاصل کرو، یعنی حماد بن سلمہ اور حماد بن زید۔

-6 امام بقیہ بن ولید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ما رأيت في العراق مثل حماد بن زید ترجمہ: میں نے پورے عراق میں حماد بن زید جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

-7 ابراہیم بن مہدی کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید کو کہتے سنا: أنبأنا أيوب وهشام، وحسبك بهشام ترجمہ: ہمیں ایوب (سختیانی) اور ہشام (بن عروہ) نے حدیث بیان کی ہے، اور ہشام تمہارے لئے کافی ہیں۔

-8 نصر بن شميل کہتے ہیں کہ امام حماد بن زید نے فرمایا: ما كان جلد بن أيوب يسوى طلبة أو طليتين في الحديث ترجمہ: جلد بن ایوب حدیث میں ایک یا دو طلبہ کے برابر بھی نہیں ہے (یعنی سخت ضعیف ہے)۔

حماد بن زید کا حدیث میں اتقان اور مثبت کا بیان

امام ابن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ نے اس باب کے تحت درج ذیل اقوال نقل کیے ہیں (1/181-182)۔

-1 امام یزید بن زریع رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: ما تقول في حماد بن زيد وحماد بن سلمة أيهما أثبت في الحديث؟ قال: حماد بن زيد، وكان الآخر رجلا صالحا ترجمہ: حماد بن زید اور حماد بن سلمہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ ان میں سے حدیث میں زیادہ پختہ کون ہے؟ فرمایا: حماد بن زید زیادہ پختہ ہیں جبکہ دوسرا شخص یعنی حماد بن سلمہ ایک صالح شخص تھے۔

-2 اسحاق بن منصور کہتے ہیں کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے فرمایا: حماد بن زيد أثبت من عبد الوارث وابن علي وعبد الوهاب الثقفي وابن عيينة ترجمہ: حماد بن زید عبد الوارث، اسماعیل بن علیہ، عبد الوہاب الثقفی، اور سفیان بن عیینہ سے زیادہ پختہ ہیں۔

-3 امام ابن ابی خثیمہ کہتے ہیں کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے فرمایا: ليس أحد في أيوب أثبت من حماد بن زيد ترجمہ: ایوب سختیانی کی روایت میں کوئی بھی حماد بن زید سے زیادہ پختہ نہیں ہے۔

-4 امام ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ سے حماد بن سلمہ اور حماد بن زید کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: حماد بن زيد أثبت من حماد بن سلمة بكثير، أصح حديثا وأتقن ترجمہ: حماد بن زید حماد بن سلمہ سے بہت زیادہ پختہ ہیں، اور ان سے زیادہ اصح اور اتقن حدیث والے ہیں۔

5- امام سلیمان بن حرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حماد بن زید فی یوب اکبر من کل من روی عن یوب ترجمہ: حماد بن زید یوب کی روایت میں ہر اس شخص سے اوپر اور بڑے ہیں جس نے یوب سے روایت کی ہے (المعرفة والتاريخ ليعقوب بن سفيان: ۲/۱۳۱)۔

6- عباس الدوری کہتے ہیں کہ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: إذا اختلف إسماعيل بن علي، وحماد بن زيد في أيوب كان القول قول حماد. قيل ليحيى: فإن خالفه سفيان الثوري؟ قال: فالقول قول حماد بن زيد في أيوب قال يحيى ومن خالفه من الناس جميعا في أيوب فالقول قوله وقال حماد جالست أيوب عشرين سنة ترجمہ: اگر اسماعیل بن علیہ اور حماد بن زید یوب کی روایت میں اختلاف کریں تو قول حماد کا لیا جائے گا۔ یحییٰ سے پوچھا گیا: اگر سفیان الثوری ان کی مخالفت کریں؟ تو فرمایا: تب بھی یوب کی روایت میں قول حماد بن زید کا ہی لیا جائے گا۔ یحییٰ نے فرمایا: تمام لوگوں میں سے جو بھی یوب کی روایت میں حماد کی مخالفت کرے گا تو قول حماد کا لیا جائے گا۔ حماد فرماتے ہیں کہ میں نے بیس سال تک یوب کی مجلس اختیار کی۔ (تاريخ ابن معين رواية الدورى: ۴/۲۱۴)۔

7- عبد الرحمن بن خراش الحافظ کہتے ہیں: لم يخطئ حماد بن زيد في حديث قط ترجمہ: حماد بن زید حدیث میں کبھی کوئی غلطی نہیں کرتے تھے (سير أعلام النبلاء: ۷/۴۵۸)۔

8- امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ومن خاصية حماد بن زيد أنه لا يدلس أبدا. قال خالد بن خدّاش: سمعته يقول: المَدْلَسُ مُتَشَبِّعٌ بِمَا لَمْ يُعْطَ. ترجمہ: حماد بن زید کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ کبھی تدلیس نہیں کرتے تھے۔ خالد بن خدّاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید کو کہتے سنا کہ مدلس راوی اس چیز کو ظاہر کرتا ہے جو اسے دی ہی نہیں گئی۔

اس کے تحت امام ذہبی مزید فرماتے ہیں: والمُدلس داخل في عموم قوله: ﴿وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا﴾ [آل عمران: 188]، وداخل في قوله عليه الصلاة والسلام: (من غشنا فليس منا)؛ لأنه يوهم السامعين أن حديثه متصل، وفيه انقطاع، وهذا إذا دلس عن ثقة، أما إذا دلس خبره عن ضعيف يوهم أنه صحيح؛ لكون الضعيف -مثلاً- مشهوراً بالاسم فيذكره بالكنية، أو مشهوراً بالكنية فيذكره بالاسم حتى لا يفتن له، فهذا نوع من الغش، أو أنه يسقطه، وهو تدليس الإسقاط، فيذكر شيخه بصيغة توهم السماع، فيقول: عن فلان، ويسقط شيخاً ضعيفاً، فهذا أيضاً غش، وقد قال عبد الوارث بن سعيد: التدليس ذل. ترجمہ: اور مدلس اللہ تعالیٰ کے اس عمومی قول میں داخل ہوتا ہے: اور جو لوگ چاہتے ہیں کہ اس کام کے لئے ان کی تعریف کی جائے جو انہوں نے کیا ہی نہیں [آل عمران: 188]۔ اور وہ نبی اکرم ﷺ کے اس قول میں بھی شامل ہوتا ہے جس میں انہوں نے فرمایا: جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ کیونکہ مدلس اپنے سننے والوں کو اس وہم میں ڈالتا ہے کہ اس کی حدیث متصل ہے جبکہ اس میں انقطاع ہو۔۔۔ (تاریخ الإسلام: ۶۰۸/۴)

فقہ میں آپ کا مقام

امام حماد بن زید رحمہ اللہ فقہ میں مالک، سفیان الثوری، لیث بن سعد، اور اوزاعی رحمہم اللہ جیسے ہی بڑے فقیہ و مجتہد تھے۔

1- امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ما رأيت بالبصرة أفقه من حماد بن زيد ترجمہ: میں نے بصرہ میں حماد بن زید سے بڑا فقیہ کوئی نہیں دیکھا (الجرح والتعديل: ۱/۱۸۱)۔

-2 بلکہ امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ نے ان کا رتبہ مالک و سفیان سے بھی اونچا بتایا ہے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ما رأيت أحدا أعلم من حماد بن زيد لا سفیان ولا مالک ترجمہ: میں نے حماد بن زید سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔ سفیان الثوری اور مالک بن انس بھی نہیں! (سیر أعلام النبلاء: ۷/ ۴۶۰)۔

-3 امام ابو اسامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: كنت إذا رأيت حماد بن زيد قلت أدبه كسرى وفقهه عمر رضي الله عنه ترجمہ: میں نے جب حماد بن زید کو دیکھا تو کہا ان کو کسریٰ نے ادب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فقہ سکھایا ہے (سیر أعلام النبلاء: ۷/ ۴۶۱)۔

حماد بن زید کی جلالت علمی اور علماء کا ان کی توقیر کرنا

- فطر بن حماد فرماتے ہیں: دخلت على مالك بن أنس فلم يسألني عن أحد من أهل البصرة إلا عن حماد بن زيد ترجمہ: میں امام مالک بن انس رحمہ اللہ کے پاس (مدینہ) آیا، اور انہوں نے مجھ سے اہل بصرہ کے کسی شخص کے بارے میں نہیں پوچھا سوائے حماد بن زید کے (تہذیب الکمال: ۷/ ۲۴۵)۔
- امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام سفیان الثوری رحمہ اللہ کو حماد بن زید کے پاس آکر ان سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کرتے دیکھا، اور فرمایا: فرأيت سفیان الثوري جاثيا بين يدي حماد بن زيد وهو يملئ عليه هذا الحديث ترجمہ: میں نے سفیان الثوری کو حماد بن زید کے قدموں میں بیٹھے دیکھا جب وہ انہیں حدیث کی املاء کروا رہے تھے (الجرح والتعديل: ۱/ ۱۸۲)۔
- امام ابو ریح الزہرانی کہتے ہیں کہ میں نے امام اسماعیل بن علیہ رحمہ اللہ کے پاس ایک حدیث ذکر کی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: تمہیں یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ کہا: حماد بن زید نے، تو ابن علیہ نے فرمایا: شيخ الشباب ترجمہ: نوجوانوں کے شیخ (الجرح والتعديل: ۱/ ۱۸۲)۔

- اسماعیل بن علی الخطیبی فرماتے ہیں کہ مجھے ابن المبارک رحمہ اللہ کے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک دفعہ وہ حماد بن زید کے پاس تشریف فرما تھے تو اصحاب الحدیث نے حماد سے کہا: سل أبا عبد الرحمن أن يحدثنا ترجمہ: ابو عبد الرحمن (ابن المبارک) سے کہیں کہ ہمیں حدیث بیان کریں۔ تو حماد نے ابن المبارک سے کہا: یا أبا عبد الرحمن! تحدثهم، فإنهم قد سألوني ترجمہ: اے ابو عبد الرحمن انہیں حدیث بیان کرو، وہ مجھ سے درخواست کر رہے ہیں۔ تو امام ابن المبارک نے فرمایا: سبحان الله! یا أبا إسماعیل، أحدث وأنت حاضر ترجمہ: سبحان الله! اے ابو اسماعیل، آپ کے ہوتے ہوئے میں حدیث بیان کروں!؟ پھر آپ نے کہا، میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں ضرور حدیث بیان کروں گا۔ تو ابن المبارک نے اصحاب الحدیث سے کہا، خذوا، حدثنا أبو إسماعیل حماد بن زید، فما حدث بحرف إلا عن حماد ترجمہ: یہ لو، ابو اسماعیل حماد بن زید نے ہمیں حدیث بیان کی، پس آپ نے ہر حدیث کا ایک ایک حرف حماد بن زید کی روایت سے بیان کیا (تاریخ بغداد: ۱۰/۱۵۴، وسیر أعلام النبلاء: ۷/۳۶۷)۔

فہم ودانش

ابن الطباع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قلما رأيت رجلا أعقل من حماد بن زید ترجمہ: میں نے حماد بن زید سے بڑا عقل مند کوئی نہیں دیکھا (الجرح والتعديل: ۱/۱۸۲)۔

حماد سے محبت صاحب سنت کی نشانی ہے

امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: إذا رأيت بصريا يحب حماد بن زید فهو صاحب سنة ترجمہ: جب تم کسی بصری کو حماد بن زید سے محبت کرنے والا پاؤ تو جان لو کہ وہ صاحب سنت ہے (الجرح والتعديل: ۱/۱۸۳)۔

عقیدہ و منہج پر امام حماد کے مواقف

اہل بدعت کے متعلق آپ کا موقف:

امام حماد بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا: کَلِمَا اَزْدَادَ صَاحِبِ الْبِدْعَةِ اجْتِهَادًا اَزْدَادَ مِنَ اللَّهِ بَعْدًا ترجمہ: صاحب بدعت جتنا بھی (عبادات میں) جدوجہد میں بڑھتا ہے، اتنا ہی وہ اللہ سے دور ہو جاتا ہے (ذم الکلام: ص ۱۲۴)۔

جہمیہ کے متعلق آپ کا موقف:

- امام ذہبی کی کتاب السیر میں سلیمان بن حرب سے روایت ہے کہ بشر بن السری نے امام حماد بن زید سے اللہ کے نزول والی حدیث کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ اپنی جگہ پر نہیں رہتا؟ تو امام حماد خاموش ہو گئے اور فرمایا: ہو فی مکانہ، یقرب من خلقہ کیف شاء ترجمہ: وہ اپنے مکان پر ہے اور اپنی مخلوق سے جیسے چاہے قریب ہو جاتا ہے (سیر أعلام النبلاء: ۹/۳۳۳، ودرء تعارض النقل والعقل: ۲/۲۵)۔
- اور اسی میں ابو النعمان عارم سے روایت ہے کہ امام حماد بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا: القرآن کلام اللہ أنزلہ جبریل من عند رب العالمین ترجمہ: قرآن اللہ کا کلام ہے، جبریل علیہ السلام نے اسے رب العالمین کی طرف سے نازل کیا ہے (السیر: ۷/۴۶۱، وأصول الاعتقاد: ۲/۵۸۲/۳۸۴، والسنة لعبد اللہ: ۳۱)۔
- ابانہ الکبریٰ میں ہے کہ امام مسدد نے فرمایا، میں یحییٰ بن سعید القطان کے پاس موجود تھا، تبھی وہاں یحییٰ بن اسحاق بن توبہ العنبری، اور ان سے یحییٰ القطان نے فرمایا، کہ اس لڑکے - یعنی مسدد - کو بتائیں کہ حماد بن زید سے آپ نے جو پوچھا اس پر انہوں نے کیا کہا تھا؟ فرمایا: میں نے حماد بن زید سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا تھا جو کہتا ہے کہ لوگوں کا کلام (یعنی لوگوں کا قرآن کی تلاوت کرنا) مخلوق نہیں ہے، تو انہوں نے فرمایا: هذا کلام اهل الکفر ترجمہ: یہ اہل کفر کا کلام ہے (الإبانة: ۱/۳۵۳/۱۲/۱۶۲)۔

- اسی میں روایت ہے کہ فطر بن حماد نے کہا: میں نے معتمر بن سلیمان اور حماد بن زید سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے، تو انہوں نے فرمایا: کافر یعنی وہ کافر ہے (الإبانة (2/ 58/12) (260)۔

- ایک روایت میں فطر بن حماد کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید سے پوچھا: یا أبا إسماعيل، إمام لنا يقول: القرآن مخلوق، أصلي خلفه؟ قال: لا، ولا كرامة ترجمہ: اے ابو اسماعیل ہمارے ہاں ایک امام ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے تو کیا ہم ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، اور نہ ہی اس کی کوئی عزت ہے (حلیۃ الأولیاء ۶/ ۲۵۸)۔

- سلیمان بن حرب کہتے ہیں کہ امام حماد بن زید نے فرمایا: إن هؤلاء الجهمية إنما يحاولون يقولون: ليس في السماء شيء ترجمہ: بے شک ان جہمیہ کی کوشش تو یہی ہے کہ یہ کہہ دیں کہ آسمان میں کوئی (خدا) نہیں ہے (الإبانة (2/ 13/95/329) والسنة لعبد الله (15) والسنة للخلال (5/ 91) والسير (7/ 461) واجتماع الجيوش (126) ومجموع الفتاوى (5/ 52)۔

مرتبہ کے متعلق آپ کا موقف:

- ابوسلمہ الخزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قال مالك وشريك وأبو بكر بن عياش وعبد العزيز بن أبي سلمة وحماد بن سلمة وحماد بن زيد: الإيمان المعرفة والإقرار والعمل إلا أن حماد بن زيد كان يفرق بين الإيمان والإسلام ويجعل الإسلام عاما والإيمان خاصا ترجمہ: مالک، شریک، ابو بکر بن عیاش، عبد العزیز بن ابی سلمہ، حماد بن سلمہ، اور حماد بن زید فرماتے ہیں کہ ایمان معرفت، اقرار، اور عمل کا نام ہے۔ البتہ حماد بن زید ایمان اور اسلام میں فرق کیا کرتے تھے اور آپ اسلام کو عام اور ایمان کو خاص قرار دیتے تھے (السنة لعبد الله (83) والإبانة (2/ 1096/806)۔

- امام حماد نے جریر بن عبد الحمید کی طرف خط میں لکھا: بلغني أنك تقول في الإيمان بالزيادة، وأهل الكوفة يقولون بغير ذلك، أثبت على ذلك ثبوتك الله ترجمہ: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم ایمان کے زیادہ (اور کم) ہونے کے قائل ہو، جبکہ اہل کوفہ اس کے برعکس کہتے ہیں، تم اپنے اسی قول پر ثابت رہو، اللہ تمہیں ثابت رکھے (رواہ ابن ابی حاتم فی ((الجرح والتعديل)) (1/177)، ومن طريقه اللالكائي في ((شرح الاعتقاد)) (5/961) (1746)۔

اہل تشیع کے متعلق آپ کا موقف:

- خالد بن خداش فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید کو کہتے سنا: لئن قلت إن عليا أفضل من عثمان لقد قلت إن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قد خانوا ترجمہ: اگر تم یہ کہو کہ علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ افضل ہیں، تو گویا تم نے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے خیانت کی ہے (حلیۃ الأولیاء: ۶/۲۵۹)۔

حماد بن زید بمقابلہ حماد بن سلمہ

حمادین کا ایک ہی طبقہ، ایک ہی ملک، ایک ہی نام، اور کئی شیوخ مشترک ہونے کی وجہ سے محدثین نے ان دونوں کا ایک دوسرے سے مقارنہ کیا ہے تاکہ مخالفت کی صورت میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دی جاسکے۔ چنانچہ:

- 1- امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا: ایما أحب إليك حماد بن زید أو حماد بن سلمة؟ قال: ما منهما إلا ثقة، وحماد بن سلمة أقدم سماعا من أيوب، وكتب عنه قديما في أول أمره، وحماد بن زید أكثر مجالسة له فهو أشد معرفة به ترجمہ: آپ حماد بن زید زیادہ محبوب ہیں یا حماد بن سلمہ؟ فرمایا: دونوں ثقہ ہیں، اور حماد بن سلمہ کا ایوب سے سماع قدیم ہے انہوں نے ایوب سے پہلے دور میں لکھا ہے، جبکہ حماد بن زید نے ان کی مجلس کو زیادہ اختیار کیا ہے، اسی لئے حماد بن زید ایوب کی روایت کو زیادہ جانتے ہیں۔

-2 ایک دوسری جگہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یسند حماد بن سلمة عن أيوب أحاديث لا يسندھا الناس عنه. قال: وَقَالَ لِي عَفَان: كَانَ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ رَمَا قَالَ لِي فِي الْحَدِيثِ: كَيْفَ قَالَ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ؟ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَكَانَ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ جَالِسَ أَيُّوبَ أَوَّلًا ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدَ، ثُمَّ لَزِمَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ بَعْدَ ذَلِكَ تَرْجَمَهُ: حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ نَعَى أَيُّوبَ سَے چنڊ ایسی روایات نقل کی ہیں جنہیں کوئی اور نقل نہیں کرتا۔ فرمایا کہ عفان نے مجھ سے کہا: حماد بن زید کبھی کبھار مجھ سے کسی حدیث کے متعلق کہا کرتے تھے کہ اسے حماد بن سلمہ کیسے روایت کرتے ہیں؟ امام احمد مزید فرماتے ہیں: ایوب کی مجلس کو سب سے پہلے حماد بن سلمہ نے اختیار کیا، پھر انہوں نے بعد میں ان کی مجلس کو ترک کر دیا، اور حماد بن زید نے اس کے بعد ان کی مجلس کو اختیار کر لیا۔

-3 امام ذہبی فرماتے ہیں: لَيْسَ هُوَ فِي الْإِتْقَانِ كَحَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ تَرْجَمَهُ: حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ اتَّقَانٌ مِثْلُ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ كَے برابر نہیں ہیں۔

-4 عبد اللہ بن معاویہ جمعی فرماتے ہیں: حَدَّثَنَا الْحَمَّادَانِ، وَفَضْلُ ابْنِ سَلَمَةَ عَلَى ابْنِ زَيْدٍ، كَفَضْلِ الدِّينَارِ عَلَى الدِّرْهِمِ تَرْجَمَهُ: ہمیں حمادین نے حدیث بیان کی ہے، اور ابن سلمہ کی ابن زید پر فضیلت ایسی ہے جیسے دینار کی درہم پر فضیلت ہے۔

اس قول کے تحت امام ذہبی فرماتے ہیں: يَعْنِي: الَّذِي اسْمُ جَدِّهِ دِينَارٌ، أَفْضَلُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِي اسْمُ جَدِّهِ دِرْهَمٌ - وَهَذَا مَحْمُولٌ عَلَى جَلَالَتِهِ وَدِينِهِ، وَأَمَّا الْإِتْقَانُ، فَمُسَلَّمٌ إِلَى ابْنِ زَيْدٍ،

هُوَ نَظِيرُ مَالِكٍ فِي التَّثْبُتِ ترجمہ: یعنی جن کے دادا کا نام دینار ہے وہ حماد بن زید جن کے دادا کا نام درہم ہے سے افضل ہے۔ اور یہ حماد بن سلمہ کی جلالت، اور دین داری پر محمول ہے، اور جہاں تک اتقان کا تعلق ہے تو وہ ابن زید کی مسلم ہے، وہ مثبت میں مالک کے نظیر تھے۔

5- امام ابو زرہ الرازی رحمہ اللہ سے حماد بن سلمہ اور حماد بن زید کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: حماد بن زید أثبت من حماد بن سلمة بكثير، أصح حديثنا وأتقن ترجمہ: حماد بن زید حماد بن سلمہ سے بہت زیادہ پختہ ہیں، اور ان سے زیادہ اصح اور اتقن حدیث والے ہیں۔

6- امام یزید بن زریع رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: ما تقول في حماد بن زید وحماد بن سلمة أيهما أثبت في الحديث؟ قال: حماد بن زید، وكان الآخر رجلاً صالحاً ترجمہ: حماد بن زید اور حماد بن سلمہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ ان میں سے حدیث میں زیادہ پختہ کون ہے؟ فرمایا: حماد بن زید زیادہ پختہ ہیں جبکہ دوسرا شخص یعنی حماد بن سلمہ ایک صالح شخص تھے۔

7- امام ابن حبان رحمہ اللہ نے فرمایا: قد وهم من زعم أن بينهما كما بين الدينار والدرهم لأن حماد بن زید كان أحفظ وأتقن وأضبط من حماد بن سلمة كان اللهم إلا أن يكون القائل بهذا أراد فضل ما بينهما في الفضل والدين لأن حماد بن سلمة كان أدين وأفضل وأورع من حماد بن زید ولسنا ممن يطلق الكلام على أحد بالجزاف بل نعطي كل شيخ قسطه وكل راو حظه ترجمہ: جس نے یہ دعویٰ کیا کہ دونوں حمادین میں تفضیل ایسے ہے جیسے دینار اور درہم میں ہے تو اس نے غلطی کی کیونکہ حماد بن زید حماد بن سلمہ سے زیادہ بڑے حافظ زیادہ اتقان اور ضبط والے ہیں۔ ہاں البتہ اس قول کے قائل کی مراد ان دونوں میں دین و فضل کی تفضیل ہوگی۔ کیونکہ حماد بن سلمہ حماد بن زید سے زیادہ

دیندار، افضل، اور پرہیزگار و متقی تھے۔ اور ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو بلاوجہ کسی پر کسی کلام کا اطلاق کریں بلکہ ہم ہر شیخ کو اس کا مقام اور ہر راوی کو اس کا حصہ دیتے ہیں (الثقات لابن حبان: ۶/۲۱۸)۔

حمادین میں تفریق کا طریقہ

حماد بن سلمہ اور حماد بن زید کئی چیزوں میں مشترک ہونے کے ساتھ اپنے اکثر شیوخ اور تلامذہ میں بھی مشترک ہیں، لہذا ہم ان دونوں میں تفریق کیسے کر سکتے ہیں؟

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: حمادین اکثر شیوخ سے روایت کرنے میں مشترک ہیں، کیونکہ دونوں ایک ہی عصر اور ایک ہی مصر یعنی بصرہ سے تعلق رکھتے تھے، اس نسبت سے ان کے اکثر شیوخ و تلامذہ کا مشترک ہونا ایک طبعی امر ہے، جس طرح سفیان الثوری اور سفیان بن عیینہ کا حال ہے حالانکہ سفیان بن عیینہ حجاز اور الثوری کوفہ کے باشندے تھے لیکن چونکہ دونوں معاصرین تھے اس لئے کئی شیوخ میں دونوں مشترک ہیں۔ لہذا ہم اگر کسی اسناد میں محض حدیث حماد لکھا پائیں اور ان کی نسبت ذکر نہ کی گئی ہو تو یہ کیسے معلوم کریں گے کہ یہ کون سے حماد ہیں؟

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اشتراك الحمادان في الرواية عن كثير من المشايخ، وروى عنهما جميعا جماعة من المحدثين، فرما روى الرجل منهم عن حماد، لم ينسبه، فلا يعرف أي الحمادين هو إلا بقرينة، فإن عري السند من القرائن - وذلك قليل - لم نقطع بأنه ابن زيد، ولا أنه ابن سلمة، بل نتردد، أو نقدره ابن سلمة، ونقول: هذا الحديث على شرط مسلم، إذ مسلم قد احتج بهما جميعا ترجمہ: دونوں حماد کئی شیوخ سے روایت میں مشترک ہیں، اور ان دونوں سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے (یعنی ان کے بیشتر تلامذہ بھی مشترک ہیں)۔ پس جب کبھی ان میں سے ایک شخص نسبت ذکر کیے بغیر حماد سے روایت کرتا ہے تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کون سے حماد ہیں سوائے کسی قرینہ کے ذریعے۔ اور اگر کوئی سند قرائن سے

بالکل خالی ہو۔ اور ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ تو ہم جزا یہ نہیں کہیں گے کہ یہ ابن زید ہیں اور نہ ہی کہیں گے کہ یہ ابن سلمہ ہیں، بلکہ ہم تردد کریں گے اور یہ فرض کریں گے کہ یہ ابن سلمہ ہیں اور اس کی بنا پر ہم (کم از کم یہ) کہہ سکیں گے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر ہے کیونکہ مسلم نے تو دونوں حماد سے حجت لی ہے (سیر أعلام النبلاء: ۷/۴۶۴)۔

جیسا کہ معلوم ہے کہ امام بخاری نے حماد بن سلمہ سے ان کے تغیر حفظ کی وجہ سے ان سے اپنی صحیح میں روایت سے پرہیز کیا ہے۔ پس اگرچہ ان کے پاس بے شمار احادیث تھیں لیکن وہ ضبط میں بحر حال حماد بن زید جیسے نہیں تھے۔ اس کے برعکس امام مسلم نے حماد بن سلمہ کی احادیث میں سے چندہ احادیث جو انہوں نے ثابت البنانی اور حمید الطویل سے روایت کی ہیں، کو اپنی صحیح میں بطور حجت روایت کیا ہے جبکہ متابعات میں ان کی دیگر شیوخ سے روایات کو بھی نقل کیا ہے۔

پس کہا جائے گا کہ اگر ہمیں کسی سند میں حماد کا ذکر بنا کسی نسبت کے ملے تو ہم کم سے کم یہ تو کہہ سکیں گے کہ یہ مسلم کی شرط پر ہے کیونکہ مسلم نے دونوں حمادین سے روایت کیا ہے۔ جہاں تک بات ہے امام بخاری کی تو انہوں نے محض حماد بن زید سے ہی روایت کیا ہے پس اگر ہمیں حماد کا ذکر صحیح بخاری میں بنا والد کی نسبت کے ملے تو ہم جان جائیں گے کہ یہ حماد بن زید ہیں۔

پھر امام ذہبی رحمہ اللہ نے دونوں حمادوں کے چند مشترک شیوخ و تلامذہ کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: والحفاظ المختصون بالاکثار من الرواية عن حماد بن سلمة: بهز بن أسد، وحبان بن هلال، والحسن الأشيب، وعمر بن عاصم ترجمہ: اور وہ حفاظ جو حماد بن سلمہ سے بکثرت روایت کرنے میں خاص ہیں ان میں: بہز بن اسد، حبان بن ہلال، الحسن الاشیب، اور عمر بن عاصم شامل ہیں۔

یعنی ان میں سے کوئی مثلاً بہز بن اسد اگر کہیں: حد ثنا حماد، اور خاموش رہیں یعنی باپ کی نسبت ذکر نہ کریں تو غالب یہی ہے کہ وہ حماد بن سلمہ ہیں۔

اسی طرح حماد بن زید کے خاص شاگردوں کا ذکر کرتے ہوئے امام ذہبی فرماتے ہیں: والمختصون بحمد بن زید، الذين ما لحقوا ابن سلمة، فهم أكثر وأوضح: كعلي بن المديني، وأحمد بن عبدة، وأحمد بن المقدام، وبشر بن معاذ العقدي، وخالد بن خدّاش، وخلف بن هشام، وزكريا بن عدي، وسعيد بن منصور، وأبي الربيع الزهراني، والقواريري، وعمرو بن عون، وقتيبة بن سعيد، ومحمد بن أبي بكر المقدمي، ولوين، ومحمد بن عيسى بن الطباع، ومحمد بن عبيد بن حساب، ومسدد، ويحيى بن حبيب، ويحيى بن يحيى التميمي، وعدة من أقرانهم. فإذا رأيت الرجل من هؤلاء الطبقة قد روى عن حماد وأبهمه، علمت أنه ابن زيد، وأن هذا لم يدرك حماد بن سلمة ترجمة: اور وہ لوگ جو حماد بن زید سے روایت کرنے میں خاص ہیں جنہوں نے ابن سلمہ کو نہیں پایا تو وہ تعداد میں اکثر اور زیادہ واضح ہیں جیسے: علی بن المدینی، احمد بن عبدة، احمد بن مقدم، بشر بن معاذ، خالد بن خدّاش، خلف بن هشام، زکریا بن عدی، سعید بن منصور، ابوریع الزهرانی، القواریری، عمر بن عون، قتیبة بن سعید، محمد بن ابی بکر المقدمی، لوین، محمد بن عیسیٰ الطباع، محمد بن عبید بن حساب، مسدد بن مسرہد، یحییٰ بن حبیب، یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، اور ان کے زمانے کے دیگر کئی لوگ۔ پس جس تم ان کے طبقہ میں سے کسی کو حماد سے روایت کرتا دیکھو اور ان کی نسبت کو مبہم رکھے، تو جان لو کہ وہ ابن زید ہیں اور اس شخص نے حماد بن سلمہ کو نہیں پایا۔

امام ذہبی نے مزید فرمایا: وكذا إذا روى رجل ممن لقيهما، فقال: حدثنا حماد، وسكت، نظرت في شيخ حماد من هو؟ فإن رأيته من شيوخهما على الاشتراك، ترددت، وإن رأيته من شيوخ أحدهما على الاختصاص والتفرد، عرفته بشيوخه المختصين به ترجمة: اور اسی طرح اگر کوئی شخص جس نے ان دونوں کو پایا ہو کہے کہ حدثنا حماد اور اسی پر خاموش ہو جائے، تو اس صورت میں حماد کے شیخ کی طرف دیکھو کہ وہ کون ہے؟ پس اگر تم پاؤ کہ وہ ایک ایسا شخص ہے جو ان دونوں کے مشترک شیوخ میں سے ہے تو تردد کرو، اور اگر تم پاؤ کہ وہ ان دونوں میں کسی ایک کے خاص اور منفرد شیوخ میں سے ہے، تو تم انہیں ان کے خاص شیوخ کے ذریعے سے جان لو گے۔

امام ذہبی نے مزید فرمایا: ثم عادة عفان لا يروي عن حماد بن زيد إلا وينسبه، وربما روى عن حماد بن سلمة فلا ينسبه، وكذلك يفعل حجاج بن منهال، وهذبة بن خالد. فأما سليمان بن حرب، فعلى العكس من ذلك، وكذلك عارم يفعل، فإذا، قالوا: حدثنا حماد، فهو ابن زيد، ومتى قال موسى التبوذكي: حدثنا حماد، فهو ابن سلمة، فهو روايته - والله أعلم. ترجمہ: مستزاد یہ کہ عفان بن مسلم جب بھی حماد بن زید سے روایت کرتے ہیں تو ان کی نسبت بیان کرتے ہیں، اور کبھی کبھار وہ حماد بن سلمہ سے روایت کرتے ہوئے ان کی نسبت بیان نہیں کرتے، اسی طرح حجاج بن منہال اور ہذبہ بن خالد بھی کرتے ہیں۔ جبکہ سلیمان بن حرب اور عارم کا معاملہ اس کے برعکس ہے، وہ دونوں جب کہیں حدیث حماد، تو اس سے ابن زید مراد ہوتے ہیں۔ اور جب موسی التبوذکی حدیث حماد کہیں تو اس سے ابن سلمہ مراد ہوتے ہیں لہذا وہ ان کی روایت ہوگی، واللہ اعلم (سیر أعلام النبلاء: ۷/ ۴۶۵-۴۶۶)۔

اقوال حماد بن زید رحمہ اللہ

- سلیمان بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید کو اللہ کے قول: لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ترجمہ: اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو (سورۃ الحجرات: ۲) کے بارے میں فرماتے سنا کہ: اری رفع الصوت عليه بعد موته، كرفع الصوت عليه في حياته، إذا قرئ حديثه، وجب عليك أن تنصت له، كما تنصت للقرآن ترجمہ: نبی ﷺ پر ان کی وفات کے بعد آواز اونچی کرنا ان کی حیات بھی آواز اونچی کرنے جیسا ہی ہے لہذا جب ان کی حدیث کی قراءت کی جائے تو تم پر فرض ہے کہ اس کے لئے خاموشی اختیار کرو جس طرح تم قرآن کے لئے خاموشی اختیار کرتے ہو (سیر أعلام النبلاء: ۷/ ۱۱۵)۔
- امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید سے پوچھا کہ: هل ذكر الله أصحاب الحديث في القرآن؟ ترجمہ: کیا اللہ نے اصحاب الحدیث کا ذکر قرآن میں کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: بلى الله - تعالى - يقول: {فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين} [التوبة: 122] الآية ترجمہ:

بالکل کیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تاکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں (سیر أعلام النبلاء: ۷/۱۱۶)۔

وفات حماد بن زید

آپ رمضان کے بابرکت مہینے کی انیسویں رات اور جمعہ کے بابرکت دن میں، سن 179ھ میں بصرہ ہی میں فوت ہوئے۔ آپ کا نماز جنازہ اسحاق بن سلیمان بن علی الہاشمی نے پڑھایا اور پھر امام عمرو بن علی الفلاس نے بھی پڑھا اور آپ کو نماز عصر کے بعد سپرد خاک کر دیا گیا۔

بطور فائدہ عرض ہے کہ امام مالک بن انس بھی اسی سال یعنی 179ھ کو فوت ہوئے، البتہ وہ ان سے چند ماہ قبل ربیع الاول کے مہینے میں فوت ہوئے تھے۔

گویا ایک ہی سال فقہ و حدیث کے دو عظیم رکن اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

چنانچہ جس دن امام حماد فوت ہوئے، اس دن امام یزید بن زریع رحمہ اللہ نے فرمایا: مات الیوم سید المسلمین ترجمہ: آج مسلمانوں کے سردار فوت ہو گئے (حلیۃ الأولیاء: ۶/۲۵۹)۔